سوال

ح کرلیا!

جواب

لحمدللہ.

ں :

شکر کو سب سے زیادہ پسند عمل خاوند اور بیوی میں علیحدگی کرانا ہے، شیطان خاوند اور بیوی میں علیحدگی کرا کر ابلیس کے قرب کا شرف حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں رہتے ہیں، کیونکہ ایسا کرنے والا شیطان ابلیس کے ہاں بہت مقام و مرتبہ اور شرف والا شمار ہوتا ہے

رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

نی پر لگا کر اپنا لاؤ لشکر روانہ کرتا ہے، ابلیس کے سب سے قریب اور شرف والا وہ شیطان ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ باز ہو، ایک شیطان آکر کہتا ہے میں نے ایسے ایسے کیا، تو ابلیس اسے کہتا ہے تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا، پھر ایک اور شیطان آکر کہتا ہے : میں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : چنانچہ ابلیس اسے اپنے قریب کرتا اور اپنے ساتھ چمٹا کر کہتا ہے ہاں تو نے کام کیا ہے "

بر(2813).

سن رہے اور پڑھ رہے کہ خاوند نے یہ کیا اور وہ کیا یہ سب شیطانوں کا اپنی مہم میں کامیاب ہونے کی دلیل ہے، چنانچہ اسلامی ممالک میں طلاق کی نسبت ہولناک حد تک زیادہ ہو چکی ہے، اور اگر آپ اس کے اسباب تلاش کرنے لگیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ سب کچھ اس دنیا کی بنا پر ہے اور دین کے سبب۔

جلد بازی سے کام لیتے ہوئے غصہ میں آکر بیوی کو طلاق دے ڈالتا ہے، اور پھر اس کے نتیجہ میں خاندان کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا ہے، اور اولاد کی تباہی سامنے آتی ہے۔

پڑھنے والا شخص طلاق کے مسئلہ میں کچھ غور کرے اور طلاق دینے سے قبل کچھ سوچ لے، اور اپنے خاندان اور گھر کو بنا کر رکھنے کی حرص کرے، اور انہیں سعادت و راحت دے کر طلاق سے اجتناب کر لے، تاکہ اسے اور اہل خانہ کو شقاوت و بدبختی نہ آلے۔

م :

ہے کہ طلاق کے اکثر مسائل میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور بہت سارے طلاق کے مسائل ایسے ہیں جنہیں خاوند طلاق دینے سے قبل جانتا تک نہیں، اس لیے اسے خاوند کو اس پر عمل کرنا چاہیے جس کا وہ علم رکھتا ہے، اور جس سے وہ جاہل ہے اس پر بھی وہ عمل کر گزرتا ہے۔

عالم دین سے دریافت کرے جس کے دین اور علم پر اسے بھروسہ اور وہ اسے ثقہ سمجھتا ہو اور اس عالم دین نے اسے کوئی فتوی دیا تو پھر اسے اس پر عمل کرنا ضروری ہے، اور اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے فتوی کے حصول کے لیے کسی دوسرے عالم دین کا رخ کرے، اور نہ ہی اسے اس فتوٰ

لرجب یہ حکم کسی شرعی قاضی کی جانب سے صادر ہوا ہو، تو پھر قضاء کے فیصلہ سے اختلافی مسائل کا حل نکل آتا ہے، اور ثقہ عالم دین کے جواب پر سائل کو عمل کرنا لازم ہے۔

م :

لم دین نے آپ کو جو کہا ہے کہ مطلقہ عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ قول اہل علم کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور معاصر علماء میں شیخ ابن عثیمین اور شیخ ابن باز رحمہم اللہ شامل ہیں۔

م :

دین نے جو آپ کو یہ کہا ہے کہ آپ کا اپنی بیوی سے جماع کرنا رجوع کہلاتا ہے یہ احناف اور حنابلہ کا مسلک ہے اس قول کو لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ نے وہی کام کیا ہے جس کا آپ کو حکم تھا کہ اہل علم سے سوال کریں، یہ مسئلہ اجتہادی مسائل میں سے ہے جس میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رجوع حاصل نہیں ہوتا، امام شافعی کا مسلک یہی ہے اور امام احمد کی بھی ایک روایت ہے، اور دوسری روایت یہ ہے کہ : وطئ و جماع سے بھی رجوع ہو جاتا ہے، چاہے اس میں رجوع کی نیت نہ بھی ہو، اسے ابن حامد اور قاضی نے اختیار کیا ہے، اور سعید بن مسیب اور حسن اور ابن سیرین، عطاء، طاؤس، زہ

نی(482/8).

رائے میں تو آپ کا اپنی بیوی کو اپنے رجوع کے بارہ میں فتوی کے متعلق بتانا، اور رجوع کرنے پر دو گواہ بنانا یہ جماع کے علاوہ بھی رجوع پر دلالت کرتا ہے کیونکہ آپ کا بیوی کو بتانا اور گواہ بنانا یہ رجوع کرنے کی صراحت ہے۔

حال آپ نے فتوی لیا اور آپ کو رجوع کا فتوی دیا گیا اور آپ نے بیوی کو اس فتوی کے بارہ میں بتا بھی دیا اور پھر آپ کا رجوع پر دو گواہ بنانا یہ مستقل طور پر رجوع کرنے کی تقویت کا باعث ہے۔

آپ کی بیوی نے جو دعوی کیا ہے کہ اس نے کسی عالم دین سے دریافت کیا اور اس نے اسے عدم رجوع کا فتوی دیا ہے کیونکہ بغیر نیت کے جماع کرنا رجوع نہیں کہلاتا یہ دعوی معتبر نہیں کیونکہ آپ نے فتوی حاصل کیا اور پھر بیوی کو بھی اس فتوی کے بارہ میں بتا دیا اور رجوع پر دو گواہ بھی بنائے، اس طرح ر

م :

، متعلق اپنے گھر والوں کو یا پھر سسرال والوں کو رجوع کے متعلق بتانا رجوع کے لیے شرط نہیں، بلکہ بیوی کو بھی رجوع کے بارہ میں بتانا رجوع میں شرط نہیں ہے، کیونکہ بیوی کے دور ہوتے ہوئے رجعی طلاق والی بیوی سے بھی اکیلا خاوند رجوع کر سکتا ہے، اس میں نہ تو بیوی کی رضامندی کی شرط ہے اور نہ ہ

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہ

اوران کے خاوند انہیں واپس لانے کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں البقرۃ (228).

م قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کا اجماع ہے کہ جب آزاد شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور بیوی سے دخول ہو چکا ہو ایک یا دو طلاق ہوں تو خاوند کو بیوی سے رجوع کرنے کا زیادہ حق ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ عدت ختم نہ ہوئی ہو، اگرچہ بیوی ناپسند بھی کرے۔

ں (120/3).

کے لیے بہتر تھا کہ آپ اپنے سسرال والوں کو خبر دیتے کہ آپ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا ہے، اور انہیں نہ بتانے میں بہت بڑی خرابی اور قباحت پیدا ہونے کا خدشہ ہے وہ یہ کہ وہ یہ خیال کرتے ہوئے اپنی بچی کی شادی کسی دوسرے مرد سے کر دیں کہ آپ نے اسے طلاق دے دی ہے اور پھر آپ اس

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو رجوع پر گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اور تم اپنے میں سے دو عادل گواہ بنا لو الطلاق (2).

گڑا اور نزاع پیدا نہ ہو اور اگر کوئی بھول جائے تو اسے یاد دلایا جا سکے، اور غافل کو طلاق کی تعداد پر متنبہ کیا جا سکے.

کرام نے رجوع پر گواہ نہ بنانے کے مسئلہ میں اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے رجوع میں اختلاف پیدا ہو جائے اور جھگڑا کھڑا ہو جائے کہ اس نے تو رجوع کیا ہی نہیں اور اسی دعوی کی بنا پر وہ کسی دوسرے مرد سے شادی کر لے لہذا اگر گواہ ہوں گے تو ایسا نہیں ہو سکے گا.

وسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہیں :

فقہاء کہتے ہیں کہ بیوی کو رجوع کے بارہ میں بتانا مستحب ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں خاوند اور بیوی میں پیدا ہونے والے نزاع کا خاتمہ ہے.

ں رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

بارہ میں بتانا مستحب ہے، یعنی عورت کو رجوع کا بتایا جائے، ہو سکتا ہے وہ یہ خیال کرتے ہوئے کہ خاوند نے رجوع نہیں کیا اور اس کی عدت بھی گزر گئی ہے تو وہ کسی اور سے شادی کر لے، اور خاوند اس سے وطئ بھی کر لے، تو اس طرح وہ عورت خاوند سے رجوع کے متعلق دریافت نہ کرنے اور خاوند اسے

اتھ یہ بھی ہے کہ اگر بیوی کو رجوع کے بارہ میں علم نہ بھی ہو تو رجوع صحیح ہے، کیونکہ یہ تو قائم شدہ نکاح کو برقرار رکھنا ہے، نہ کہ نیا نکاح کرنا، اس لیے خاوند اپنے خالص حق میں تصرف کا حق رکھتا ہے، اور جب انسان اپنے کسی خالص حق میں تصرف کرنا چاہے تو اسے دوسرے کو بتانا اور علم میں لانا ضروری نہ

یۃ (114/22).

و چاہیے کہ اپنا مقدمہ شرعی عدالت میں لے جائیں اور اس عالم دین کا لکھا ہوا فتوی بھی پیش کریں، اور اپنے ساتھ رجوع پر بنائے گئے دو گواہ بھی پیش کریں تاکہ آپ کا اپنی بیوی سے رجوع ثابت ہو سکے اور بیوی آپ کی عصمت میں آ جائے.

اگر شرعی عدالت میں جائے بغیر آپ ان سب کو یہ معاملہ سمجھا سکتے ہوں تو یہ بہتر ہے.

لو یہ بھی بتاتے چلیں کہ اگر آپ اپنی بیوی سے رجوع نہ بھی کرنا چاہتے ہوں تو بھی آپ کو اس مسئلہ پر خاموشی اختیار نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ معاملہ کو صحیح کرنے کے بعد آپ اگر چاہیں تو بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں لیکن یہ جان لیں کہ آپ کی خاموشی دوسرا غیر شرعی نکاح باقی رکھنے کا باعث بن سکتا ہے، اور یہ

ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی رضامندی والے اعمال کرنے کی توفیق دے، اور آپ کے لیے خیر و بھلائی میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

95500